www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
عبس	عَبَسَ تیوری چڑھانا
عبقر	(عبقری بچھونے ص ۲/۴)
عتب	اِعْتَبَ برا بھلا کہنا راضی کرنا (ص ۳/۴)
	(اِسْتَعْتَبَ ناراضگی دور کرنے کی
	کوشش کرنا ۴۱/۲۶)
عتد	اَعْتَدَ تیار کرنا عَتِیْد حاضر
عتق	عَتِیْق پرانا کعبہ۔
عتل	عُتُلّ اُجڈ اِعْتَلَ گھسیٹنا
عتو	عتا سرکشی کرنا
عثر	عَثَرَ آگاہ ہونا۔ ظاہر ہونا
	اَعْثَرَ ظاہر کرنا
عثو	عَثَا فساد کرنا
عجب	عَجِب اچنبھا ہونا۔ حیران ہونا
	اَعْجَبَ خوش لگنا
عجز	عَجُوْز بڑھیا اَعْجَاز جڑیں
	عَجَزَ عاجز ہونا اَعْجَزَ عاجز کرنا
	(عَاجز شکست دینا) (۶/۲۴)
عجف	عِجَاف دُبلا
عجل	(عِجْل بچھڑا ص ۲/۱) عاجلۃ دنیا
	عَجَلَ تَعَجَّلَ جلدی کرنا
	(اَعْجَلَ جلدی پر ابھارنا ۱۸/۸۹)
	عَجَّلَ جلدی دینا
	استعجل جلدی چاہنا
عجم	اَعْجَمَ بولنا
عدد	عِدَّت مدت۔ گنتی
	عُدَّۃ سامان معدودۃ چند
	عَدَّ گننا اَعَدَّ تیار کرنا
	عَدَّدَ گن گن کر رکھنا
	(اِعْتَدَّ گنتی پوری کرنا ۲۲/۴۹)

مادہ	الفاظ اور عنوان
عدس	(عَدَس مسور ص ۱/۲)
عدل	عَدْل برابر۔ بدلہ۔ انصاف
	انصاف کرنا } ص ۳/۱
	بے انصافی }
عدن	عَدْن بہشت
عدو	عَدُو دشمن عَدَاوۃ دشمنی
	عُدْوَۃ کنارا عَادِیَات گھوڑا
	عَدَا (عدوان) تَعَدّٰی حد سے بڑھنا
	(عَادٰی دشمنی کرنا ۹۰/۸) اعتدٰی زیادتی کرنا
عذب	عَذْب پانی عَذَاب عذاب
	عَذَّبَ بدلہ دینا۔ عذاب دینا
عذر	عُذْر۔ مَعْذِرَۃ بہانہ
	عَذَر، عَذَّرَ بہانہ بنانا
	اِعْتَذَرَ بہانہ پیش کرنا
عرب	اَعْرَاب اُجڈ۔ بستی والے
	عُرُب محبت کرنا اَعْرَبَ بولنا
عرج	عَرَجَ چڑھنا (اَعْرَج لنگڑا ص ۲/۳)
	معراج سیڑھی ص ۴
عرجن	عُرْجُوْن کھجور کی ٹہنی ص ۲/۲)
عرّ	اَعْتَرَّ مانگنا مَعَرَّۃ تکلیف
عرش	عَرْش تخت۔ چھت
	(عَرَّشَ ٹٹیاں باندھنا ۵/۱۲۷)
عرض	عَرَض سامان عُرْضَۃ ڈھال
	عارض بادل (عَرْض چوڑائی ۵۵/۲۱)
	عَرَضَ پیش کرنا اَعْرَضَ منہ پھیرنا
	عَرَّضَ اشارہ کرنا
عرف	عُرْف آہستہ آہستہ۔ طریقہ۔ نیکی
	(عرفات ص ۱/۸) عَرَفَ پہچاننا
	عَرَّفَ آگاہ کرنا اِعْتَرَفَ اقرار کرنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
	(تعارف ایک دوسرے کو پہچاننا ۱/۴۷)
عرم	عَرِم سخت
عرو	عراء زمین کی قسم (عُرْوَۃ کڑا ص ۲/۴)
	اِعْتَرٰی آسیب زدہ کرنا
عری	عَرٰی ننگا ہونا
عزب	عَزَبَ چھپنا
عزر	(عزیر ص ۱/۱)
	عَزَّرَ مدد کرنا
عزز	عِزَّۃ، عزّت (غرور ۲/۱۲۹)
	عُزّٰی ص ۱/۲)
	عَزَّ غالب ہونا اَعَزَّ عزت دینا
	عَزَّزَ مدد دینا۔ قوت دینا
عزل	عَزَلَ الگ کرنا اِعْتَزَلَ الگ ہونا
	مَعْزِل کنارا
عزم	عَزَمَ ارادہ کرنا
عزو	عِزِیْن جماعت
عسر	عُسْر۔ عُسْرَۃ تنگی
	تَعَاسَرَ مخالفت کرنا
عسعس	عَسْعَسَ تاریکی چھانا
عسل	(عَسَل شہد ص ۲/۲)
عسی	عَسٰی شاید
عشر	(عَشَر دس ص ۱/۲) عَشِیْر ساتھی
	عَشِیْرَۃ قبیلہ مَعْشَر جماعت
	عِشَار اونٹ
	عَاشَرَ آباد کرنا
عشو	عِشَاء۔ عَشِیّا۔ عَشِیَّۃ شام
	عَشٰی یَعْشُو دیکھنا (کیفیت نظر)
عصب	عُصْبَۃ جماعت عَصِیْب سخت
عصر	عَصْر زمانہ اعصار ہوا ——

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ خلال، دو ایسی چیزوں کے اندر کوئی جگہ جن کا آپس میں تعلق ہو۔ خلال دانتوں کی درمیانی جگہ کو صاف کرنے کے تنکہ کو بھی کہتے ہیں اور اس جگہ کے صاف کرنے کو بھی۔ ایسے ہی ہاتھ کی انگلیوں اور داڑھی کے بالوں میں وضو کرتے وقت پانی سے خلال کیا جاتا ہے۔ منافقین کے بارے میں ارشادِ باری ہے؛

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ۔ (۹/۴۷)

اگر وہ تم میں شامل ہو کر نکل بھی کھڑے ہوتے تو تم میں فساد ڈلوانے کی خاطر تمہارے ہی اندر گھوڑے دوڑاتے۔

۲۔ باطن: بطن پیٹ اور ہر چیز کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اور باطن صرف کسی چیز کے اندرونی حصہ، اندرونی جانب یا اندر کو کہا جاتا ہے (منجد) ارشاد باری ہے؛

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ (۵۷/۱۳)

سو ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر (کی طرف) تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔

بطائن: بَطَانَہ کی جمع ہے اور بطانۃ لباس کے اندرونی طرف لگے ہوئے کپڑا یا استر کو بھی کہتے ہیں اور بھید کو بھی (منجد) نیز رازدار دوست کو بھی۔ قرآن میں ہے؛

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ (۵۵/۵۴)

(اہلِ جنت) ایسے بچھونوں سے تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر اطلس کے ہوں گے۔

۳۔ جوف، جَوِفَ بمعنی کھوکھلا ہونا اور جَوَّفَ بمعنی کھوکھلا کرنا۔ جوف پیٹ یا اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اور جوف البیت مکان کے اندرونی حصہ کو اور مُجَوَّف کھوکھلی چیز کو (منجد) گویا جوف میں جہاں اندر یا اندرونی حصہ کا تصور پایا جاتا ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ کھوکھلا پن وسعت یا خلا کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ (۳۳/۴)

اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں بنائے۔

ماحصل: (۱) خلال۔ دو ایسی چیزوں کا درمیان یا اندرونی حصہ جن کا آپس میں تعلق ہو۔ (۲) کسی چیز کا اندر یا اندرونی حصہ یا جانب۔ (۳) جوف، کسی چیز کا اندرونی خلا۔

۴۱۔۔۔اندھا

کے لیے اَعْمٰی، اَكْمَہ اور عَمِہ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَعْمٰی: نابینا جو بصارت سے عاری ہو۔ آنکھوں کا اندھا۔ (فل ۲۹) (ج عُمْی) قرآن میں ہے؛

هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ (۱۳/۱۶)

کیا بینا اور نابینا برابر ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ (۱/۵۸) | بلاشبہ اللہ نے اس عورت کی بات سُن لی ہے۔

ماحصل: اِنَّ صدر کلام میں اَنَّ درمیان میں آتا ہے۔ لا جرم اَنَّ پر داخل ہو کر تاکید مزید پیدا کرتا ہے۔ قَدْ ماضی پر داخل ہو کر ماضی قریب کے معنوں میں بھی کر دیتا ہے۔

۷۵۔ بیقرار ہونا۔ گھبرانا

کے لیے فَرَغَ، جَزِعَ، فَزِعَ، کَرُبَ، هَلِعَ، اِضْطَرَّ اور اِسْتَفَزَّ کے الفاظ آئے ہیں،

۱۔ فَرَغَ : بمعنی خالی ہونا اور اس کی ضد شَغَلَ یعنی کسی کام میں معروف ہونا ہے اور قَلْبُ فَارِغٌ ایسی کیفیت ہے جب اس میں کچھ شغل نہ ہو (ف ل ۷) یعنی حوصلہ یا صبر نہ رہے اور بے قرار ہو جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا (۱۰/۲۸) | اور موسٰی کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا۔ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اسے ظاہر کر دے

۲۔ جَزِعَ : اس کی ضد صبر ہے یعنی بے صبر ہو جانا۔ اور اس لفظ کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب انسان کسی دکھ یا مصیبت پر صبر کرنے کے بجائے غم و تکدر کا زبان سے اظہار بھی شروع کر دے (منجد) قرآن میں ہے:

سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ (۲۱/۱۴) | برابر ہے ہمارے حق میں ہم بیقراری کریں یا صبر کریں ہم کو نہیں خلاصی (عثمانیؒ)

۳۔ فَزِعَ : بمعنی دہشت زدہ ہونا (م۔ل) اور امام راغب کے نزدیک یہ جزع ہی کی قسم ہے (مف) یعنی جب جزع کے ساتھ گھبراہٹ بھی شامل ہو جائے تو یہ فزع کی کیفیت ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ (۸۹/۲۷) | جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے بہتر (بدلہ تیار) ہے اور ایسے لوگ (اس روز) گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے۔

۴۔ کَرُبَ : ایسی بیقراری جس میں غم بھی شامل ہو (ف۔ل ۷۰) بے چینی۔ اضطراب اور گھبراہٹ ارشادِ باری ہے:

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ (۷۶/۲۱) | اور نوح کا قصہ بھی یاد کرو) جب (اس سے پیشتر انہوں نے ہمیں پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بخل سے کام لیتا ہے۔ اور ان معنوں میں بھی یہ لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔ (۲۵/۶۷) — اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بیجا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں۔ بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم۔

۶۔ بَاْسَآء: بَئِسَ يَبْئَسُ بمعنی سخت حاجتمند ہونا اور بَاْسٌ بمعنی عذاب، جنگ اور بھوک (منجد) اور بَاْسَآء عموماً مالی مشکلات کے دور اور فقر و فاقہ کے لیے آتا ہے اور اس کی ضد سرّاء بمعنی خوشحالی اور مسرّت کا دور۔ یعنی مسرۃ فی الیسر (م۔ق) اور باساء بمعنی ایسی تکلیف جس میں خوف بھی شامل ہو۔ (فق ل ۱۶۳) ارشادِ باری ہے:

وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ (۲۲/۲۸) — اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ۔

اسی طرح مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ (۲/۲۱۴) میں بَاْسَاء سے مراد معاشی بدحالی اور ضرّاء سے مراد دوسرے شدائد ہیں۔

۷۔ مَتْرَبَة: تُرَاب بمعنی خشک مٹی اور تَرِبَ (يَتْرَبُ تَرَبًا مَتْرَبًا) الرجل بمعنی آدمی اتنا غریب ہوا کہ خاک میں رل گیا (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ضمیمہ ۳/۱ لغت اضداد (تحت، ترب)
قرآن میں ہے:

اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (۹۰/۱۴-۱۶) — یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا، یتیم رشتہ دار کو، یا خاک میں ملے ہوئے مسکین کو۔

ماحصل:
(۱) فقر: انتہائی تنگدستی۔
(۲) مَسْکَنَت: بمشکل گزر بسر کرنا۔
(۳) عیلۃ: عیال کے خرچ تلے دب جانا۔
(۴) اِمْلَاق: تنگدست ہونے کی فکر رہنا۔
(۵) قَتَر: اپنے عیال پر خرچ کرنے میں بخل کرنا۔
(۶) بَاْسَاء: فقر و فاقہ کا دور۔
(۷) مَتْرَبَة: غربت کی وجہ سے خاک میں رُل جانا۔

۲۲۔ تنگی

کے لیے عُسْر[1]، حَرَج[2]، ضَنْكًا[3]، ضَيِّق[4] اور حَاجَة[5] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عُسْر: بمعنی تنگی یا تنگی کا وقت، صعوبت اور شدّت (م ل) خواہ یہ تنگی معاشی ہو یا کسی اور قسم کی۔ اس لفظ کا استعمال عام ہے اور اس کی ضد یُسْر ہے بمعنی آسانی اور فارغ البالی۔
ارشادِ باری ہے:

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (۹۴/۶) — بیشک تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

۲۔ حَرَج، دل کی گھٹن۔ ناجائز پابندیوں سے دل کا تنگ ہونا (ف ل ۵۴)

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ (۲۲/۷۸) — اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خ

۱۔۔۔خاوند

کے لیے بَعْل۔ زَوج اور سَیِّد (سود) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَعْل: بمعنی خاوند، شوہر (ج بعول) (۲/۲۲۸) اور بیوی کو بَعْل اور بَعْلَۃ کہتے ہیں۔ اور بَاعَلَ بمعنی ایک قوم کا دوسری قوم میں شادی بیاہ یا رشتہ ناتا کرنا ہے (منجد)

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب میاں بیوی الگ الگ قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں تو اس وقت یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ اور صاحب فروق اللغویہ کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک بَعْل نہیں کہلا سکتا جب تک صحبت نہ کرے۔ اور استشہاد اس ارشادِ نبویؐ سے کیا ہے۔ یوم اکل و شرب وبعال (فق ل ۲۲۶) قرآن میں ہے:

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا (۱۱/۷۲) — (حضرت ابراہیم کی بیوی) کہنے لگی ہائے ہے میرے بچہ ہوگا! میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے۔

۲۔ زوج: (جمع ازواج) بمعنی جوڑا۔ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے زوج ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک دوسرے کا زوج ہے۔ خاوند کے لیے بیوی زوج ہے اور بیوی کے لیے خاوند اس کا زوج ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا (۵۸/۱) — بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے بارے آپ سے بحث وجدال کرتی تھی۔

۳۔ سیّد: بمعنی سردار۔ آقا۔ مالک۔ خاوند کے لیے یہ لفظ مجازاً استعمال ہوا ہے کیونکہ عائلی نظام میں خاوند کی حیثیت برتر ہوتی ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ (۱۲/۲۵) — اور دونوں (یوسف وزلیخا) نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے پاس پایا۔

ماحصل: (۱) بَعْل: وہ خاوند جو صحبت بھی کر چکا ہو۔

(۲) زَوج: ذوی العقول اور غیر ذوی العقول سب کے لیے عام ہے۔ نیز خاوند بیوی دونوں کے لیے۔

(۳) سَیِّد: مجازاً خاوند کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ (۴۸/۲۵) — تم جانتے نہ تھے کہ اگر تم ان کو روند ڈالتے تو تم کو ان کی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا۔

اور (۲) بمعنی سخت مشقت اٹھانا۔ سخت کوفت ہونا (منجد) قرآن میں ہے:

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا (۷۳/۶) — بلاشبہ رات کا اٹھنا بڑی کوفت ہے اور ذکر الٰہی کے لیے بہت موزوں ہے (جالندھریؒ) سخت روندنا ہے (عثمانیؒ)

ماحصل: وَطَأ: پامال کرنا یا پاؤں کے نیچے روندنا۔ اور حطم: روند کر کچل دینا یا توڑ پھوڑ دینا۔

۲۰ ـــــ رونق

کے لیے زَھْرَۃ[۱]، نَضْرَۃ[۲] اور بَھْجَۃ[۳] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- زَھْرَۃ: خوشنمائی، چمک دمک، ٹیپ ٹاپ۔ اور زَھْرَۃُ الدُّنْیَا بمعنی دنیا کی ظاہری چمک اور رونق (منجد) اس لفظ کا استعمال عموماً اس بے ثبات دنیا کی دلفریبیوں اور رنگینیوں کے لیے ہوتا ہے ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۲۰/۱۳۱) — اور تمہاری آنکھیں اُدھر متوجہ نہ ہونی چاہئیں جو ہم نے دنیوی زندگی کی چمک دمک کا سامان طرح طرح کے لوگوں کو فائدہ اٹھانے کو دیا ہے۔

۲- نَضْرَۃ: چہرے کی رونق۔ بشاشت اور تر و تازگی۔ خوبصورتی (منجد۔ م۔ ل) گو لغوی لحاظ سے اس کا استعمال چہرے اور نباتات دونوں کے لیے درست ہے۔ تاہم قرآن کریم میں یہ لفظ جہاں کہیں بھی استعمال ہوا ہے چہرہ کی رونق ہی کے لیے ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (۷۵/۲۲) — آج کے دن بہت سے چہرے پر رونق ہوں گے جو اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

۳- بَھْجَۃ: ہر وہ چیز جو دل کو اچھی لگے اور اس کا بنیادی معنی سرور ہے۔ اور خلیل کے نزدیک اس کا تعلق کسی چیز کی اچھی رنگت اور تازگی سے ہے (فق ل ۲۱۶) انسانوں کے لیے بھی آتا ہے تاہم نباتات کی تر و تازگی، سرسبزی، شادابی۔ نباتات کے پُر بہار ہونے کے لیے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ (۲۷/۶۰) — اور (کس نے) تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے سرسبز باغ اگائے۔

ماحصل: زَھْرَۃ: کا لفظ نباتات دُنیا کی ظاہری چمک اور رونق کے لیے۔ نَضْرَۃ چہرہ کی رونق کیلیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹/۱۲۰) غصہ دلائے۔

۳۔ اَسَفَ: اَلْاَسَفُ، ایسا غصہ جو افسوس اور حزن (غم) کی بنا پر ہو۔ اگر غصہ کمزور پر ہو تو غیظ و غضب کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ اور اگر قوی پر ہو تو بس نہ چلنے کی وجہ سے منقبض ہو کر حزن کی صورت اختیار کر لیتا ہے (مف) اور آسَفَ بمعنی کسی چیز کا کھو جانا اور اس پر افسوس کرنا (م ل) نیز اسف بمعنی غصہ دلانا۔ غمگین کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ (۴۳/۵۵) پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے اُن سے بدلہ لے لیا۔

ماحصل: (۱) اَسْخَطَ: محض ناراض کرنے (۲) غَاظَ غصہ دلانے اور (۳) اَسَفَ: ایسے غصہ دلانے کے لیے آتا ہے جو طاقتور میں غضب پیدا کر دے اور کمزور کو غم و افسوس میں مبتلا کر دے۔

۷۔ غم

کے لیے غَمٌّ، حُزْنٌ اور بَثٌّ کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ غم: غَمٌّ کا بنیادی معنی ڈھانکنا اور چھپانا ہے۔ غَمْیٌ بمعنی غبار اور تاریکی اور غمام بمعنی بادل جو سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور غم بمعنی بے چینی۔ اندوہ (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ (۳/۱۵۴) پھر اللہ تعالیٰ نے غم و رنج کے بعد تم پر تسلی نازل فرمائی (یعنی) نیند کہ تم میں سے ایک جماعت پر طاری ہو گئی۔

۲۔ حُزْن: بمعنی غم (ضد فرح) کسی معاملہ میں طبیعت کا بے چین رہنا۔ اندوہ۔ اور یہ انسان کی اضطراری کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ جب بے چینی کا کوئی علاج نظر نہ آ رہا ہو تو غم کی صورت بن جاتی ہے۔ اور حُزْن مصائب کو بھی کہتے ہیں۔ لہٰذا وہ غم جو کسی مصیبت کی وجہ سے لاحق ہو اسے حُزْن کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ (۱۲/۸۴) اور اس (یعقوب) کی دونوں آنکھیں غم کی وجہ سے بے نور ہو گئی تھیں۔

۳۔ بَثّ: بمعنی شِدَّةُ الْحُزْنِ (فل ۴۸) شدید غم۔ قلق۔ وہ غم جو اندر ہی اندر انسان کو کھائے جاتا ہے۔ غم و اندوہ کا طویل دور۔ قرآن میں ہے:

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (۱۲/۸۶) (یعقوب نے فرمایا) میں تو اپنے غم و اندوہ کا اظہار اللہ ہی سے کرتا ہوں۔

ماحصل: (۱) غَمٌّ: بے چینی اندوہ کے لیے عام لفظ (۲) حُزْن: ایسا غم جس کا سبب کوئی لاعلاج مصیبت ہو۔ (۳) بَثّ: شدتِ غم۔ قلق۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔ جس دن وُہ (دوزخ کی) آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔

(۵۴/۴۸)

۳۔ عَتَلَ: عَتَل میں جرّ کی نسبت سے سختی اور بیدردی کا تصور پایا جاتا ہے (م۔ق) اور صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک گردن میں کوئی چیز ڈال کر نہایت سختی سے آگے کھینچنا (فل ۱۸۸) قرآن میں ہے:

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ۔ اسے پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے جہنم کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔

(۴۴/۴۷)

ماحصل: جرّ: کسی کھڑی چیز کو اس طرح کھینچنا کہ وُہ گھسٹنے لگے۔ اور جب اس جرّ میں سختی اور بیدردی بھی ہو تو یہ عتل ہے۔ اور جب کسی پڑی چیز کو کھینچا جائے تو یہ سحب ہے۔

۲۶ ـــــــ گھوڑا

کے لیے خَیْل، صٰفِنٰت، جِیَاد (جود) اور عَادِیٰت (عدو) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ خَیْل: خَیْل اسم جنس ہے یعنی ہر قسم کے گھوڑے پر اس کا اطلاق ہوتا ہے خواہ وُہ نر ہو یا مادہ (مع) پھر اس کا استعمال گھوڑوں کے گلہ یا گروہ پر بھی ہوتا ہے جیسے غنم بمعنی بکریوں کا ریوڑ۔ اور اس کے علاوہ گھڑسوار پر بھی (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا اور گھوڑے، خچر اور گدھے (بھی بنائے) تاکہ تم اُن پر سواری

وَزِيْنَةً (۱۶/۸) کرو۔ اور (یہ چیزیں تمہارے لیے باعث) زینت بھی ہیں۔

اس آیت میں خَیْل کا استعمال بطور اسم جنس آیا ہے اور درج ذیل آیت میں خَیْل کا استعمال گھڑسوار یا گھڑسوار اور گھوڑے کے مجموعہ کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ۔ اور اُن پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ۔

(۱۷/۶۴)

اور خَیْل کا بنیادی معنی اقسام قسم کے تصورات کا دماغ میں حرکت کرنا ہے (م۔ل) اس سے خیال کا لفظ مشتق ہے۔ اور الخیلاء اس کبر و نخوت کو کہتے ہیں جو گھڑسوار گھوڑے پر سوار ہو کر پیدل کے مقابلہ میں محسوس کرتا ہے۔ اسی سے لفظ تخیل ہے بمعنی فراست سے کوئی بات معلوم کرنا (منجد) بلند پروازی

۲۔ صٰفِنٰت: (صافن کی جمع) صَفَنَ (الفرس) بمعنی گھوڑے کا تین ٹانگوں پر اس طرح کھڑا ہونا کہ چوتھے کھر کا صرف سرا زمین پر ٹکا رہے (منجد۔مف) اور اس سے چاک و چوبند گھوڑا مراد لیا جاتا ہے۔

۳۔ جِیَاد: (جَیِّد کی جمع) جُوْد بمعنی کسی چیز میں وسعت ہونا۔ اور جَوَّاد سخی مرد یا عورت کو کہتے ہیں اور جَادَ الْفَرَسُ بمعنی گھوڑے کا سُبک اور تیز رفتار ہونا (م۔ل) اور جَیِّد کا لفظ کسی چیز کی عمدگی پر بھی دلالت کرتا ہے۔ صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک جیاد بمعنی تیز رفتار اور عمدہ گھوڑے ہے (ف ل ۵۶) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اَغْنٰی : اتنی دولت دینا جو بے نیاز کر دے۔

(۵) اَقْنٰی : غنی کرنا اور راضی کرنا۔خزانہ دینا۔ اور بعض کے نزدیک مفلس بنانا۔

۲۰۔ نقصان ہونا

کے لیے ضَرٌّ اور ضَیْرٌ، خَسَارًا، کَسَادٌ، بَخْسٌ، بَوَارٌ اور مَغْرَمٌ کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ ضَرٌّ: بمعنی تکلیف۔ نقصان (ضد نفع) عام لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (۷/۱۸۸) — کہہ دیجیے کہ میں تو اپنے نفع نقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو کچھ اللہ چاہے۔

اور ضَیْرٌ کے معنی بھی مضرت۔ گزند اور نقصان ہے۔ اور امام راغب کے نزدیک ضَارَّۃٌ اور ضَرَّۃٌ کے معنی ایک ہی ہیں (مف) قرآن میں ہے:

قَالُوْا لَا ضَیْرَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۔ (۲۶/۵۰) — جادوگر فرعون سے کہنے لگے کچھ نقصان (کی بات) نہیں۔ ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں۔

۲۔ خَسَارًا، بمعنی راس المال میں کمی واقع ہونا (مف) کسی سودے میں نفع کی بجائے الٹا نقصان ہو جانا۔ ٹوٹا۔ گھاٹا (خَسَرَ ضد رَبِحَ) ارشادِ باری ہے:

وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُھُمْ اِلَّا خَسَارًا (۳۵/۳۹) — اور کافروں کو ان کا کفر نقصان ہی زیادہ کرتا ہے۔

۳۔ کَسَادٌ: بمعنی کسی چیز کے خریدنے کی رغبت نہ رہنا۔ (م۔ل) مندا ہونا۔ تجارت کا مال فروخت نہ ہونا۔ کساد بازاری مشہور لفظ ہے بمعنی بازار کا سرد پڑ جانا۔ قرآن میں ہے:

وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا (۹/۲۴) — اور تجارت جس کے مندا ہونے سے تم ڈرتے ہو۔

۴۔ بَخْسٌ، بمعنی حقیر اور ناقص چیز۔ اور بَبْخَسُ ظلم سے کوئی چیز کم کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ یُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَھَقًا ٭ (۷۲/۱۳) — اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے تو اسے نقصان یا زبردستی کا کوئی خطرہ نہیں۔

۵۔ بَوَارٌ: بُوْرٌ اور بَوَارٌ بمعنی کسی چیز کا بہت زیادہ مندا پڑنا اور ہلاکت کے قریب پہنچنا (مف) خسارہ ہوتے ہوتے آہستہ آہستہ راس المال کا ختم ہو جانا اور تباہ ہو جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (۳۵/۲۹) — اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت (کے فائدہ) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہ ہوگی۔

۶۔ مَغْرَمٌ: اَلْغُرْمُ: وہ مالی نقصان جو کسی قسم کی خیانت یا جنایت (جرم) کا ارتکاب کیے بغیر انسان کو اٹھانا پڑے۔ تاوان (مف) اور غَرِمَ بمعنی کسی کا قرض ادا کرنا۔ اور غَرِیْمٌ بمعنی قرض خواہ بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ۔ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ (۸۳/۲۵-۲۶) ان کو شراب خالص سر بمہر پلائی جائے گی جس کی مہر مشک کی ہوگی۔

۱۳- بَیْض: بمعنی انڈے (واحد بَیْضَۃ) اور بَاضَ الطَّائِرُ بمعنی پرندہ نے انڈہ دیا۔ گویا یہ چیز عموماً پرندوں اور بعض آبی جانوروں کے ساتھ مختص ہے۔ انڈوں کا رنگ چونکہ عموماً سفید ہوتا ہے۔ تو اسی نسبت سے سفید رنگ کو اَبْیَض (مؤنث بَیْضَاء) جمع دونوں کی بِیْض) آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کی حوروں کی صفت بیان کرتے ہوئے اسی رنگت کی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے فرمایا،

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ (۳۷/۴۹) گویا وہ انڈے ہیں چھپا کر رکھے ہوئے۔

۱۴- عَسَل: بمعنی شہد۔ صرف نَحْل یا شہد کی مکھی سے مخصوص ہے جو اس کے پیٹ سے نکلتی ہے۔ کئی رنگ کی ہوتی ہے اور انسان کی اکثر بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ شہد میں اشیاء کی تاثیر، خوشبو اور ذائقہ کو تادیر بحال رکھنے کی خاصیت موجود ہے۔ اس کا ذکر بھی جنت کی نعمتوں میں کیا گیا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى (۴۷/۱۵) اور شہد مصفّٰی کی نہریں (بھی وہاں موجود ہونگی)

۱۵- رُوْح: وُہ لطیف جوہر ہے جس کی وجہ سے بدن کے تمام اعضاء و جوارح حرکت کرتے ہیں۔ ہر جاندار میں رُوح خدا کی طرف سے اور اس کے حکم سے آتی ہے۔ اور جب خدا اُسے واپس لے لیتا ہے تو تندرست جسم بالکل بے کار میت بن جاتا ہے۔ رُوح کو سمجھنا انسان کے بس سے باہر ہے۔ ارشاد باری ہے،

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (۱۷/۸۵) کہہ دو کہ رُوح میرے رب کے حکم سے ہے۔ اور تم لوگوں کو (اس کا بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے۔

ج — عوارضاتِ جسمانی

۱-۲- اَعْمٰی اور اَکْمَہ کے لیے دیکھیے اندھا

۳- اَبْکَم بمعنی گونگا ج بُکْم۔ بَکِمَ بمعنی گونگا ہونا۔ اور بَکُمَ بمعنی سن لینے کے باوجود نہ بولنا اور گونگا بن جانا۔

۴- اَصَمّ: بمعنی بہرا ج صُمّ۔ صَمَّ بمعنی بہرا ہونا یا اُونچا سننا۔ ثقل سماعت ہونا۔ ارشاد باری ہے،

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (۲/۱۸) یہ منافق بہرے بھی ہیں۔ گونگے بھی اور اندھے بھی۔ سو یہ راہ راست کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

۵- اَبْرَص: کھلبہری کا مریض ج بُرْص مؤنث بَرْصَاء اور حَیَّۃٌ بَرْصَاء بمعنی کوڑیوں والا سانپ برص وہ بیماری جس سے جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (۳/۴۹) اور میں اللہ کے حکم سے اندھے اور ابرص کو تندرست کرتا ہوں اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ